REGD. L. No:-5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم:۔ شنبہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	〃
سہ ماہی	۶	〃
ماہوار	۲½	〃

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۹ اخاء ۱۳۲۷ھش | ۵ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ | ۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۲۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ر اخبار سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ پاؤں میں درد کی وجہ سے حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے اگرچہ درد میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر اور سر میں درد کی وجہ سے تا حال ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مصر ناروے اور کیوبا سلامتی کونسل کے غیر مستقل ممبر منتخب کر لئے گئے

رائے شماری میں ۵۳ ملکوں نے حصہ لیا پانچ ممالک کے نمائندے غیر حاضر تھے

پیرس ۸ر اکتوبر۔ مصر۔ ناروے اور کیوبا سلامتی کونسل کے غیر مستقل ممبر منتخب کر لئے گئے ہیں۔ بلجیم شام اور کولمبیا کی جگہ مذکورہ بالا تین نئے غیر مستقل ممبروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔ دسمبر میں ممبری کی دو سالہ میعاد کے پورا ہونے پر سلامتی کونسل کی رکنیت سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ رائے شماری میں ۵۳ ملکوں نے حصہ لیا۔ پانچ ملکوں کے نمائندے غیر حاضر تھے یاد رہے اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کا یہ اجلاس جس میں سلامتی کونسل کے تین نئے غیر مستقل ممبر منتخب کئے گئے ہیں۔ آج پانچ یوم کے وقفے کے بعد منعقد ہوا تھا کیونکہ گذشتہ دنوں اسمبلی کے ممبران مختلف کمیٹیوں کے کاموں کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ جنرل اسمبلی کے صدر نے رائے شماری کرانے سے قبل ممبران اسمبلی کو ہدایت کی کہ وہ اپنا ووٹ استعمال کرتے وقت دو امور کا خیال رکھیں۔ اول یہ کہ اس ملک کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا جائے جس نے بین الاقوامی امن بحال کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہو دوسرے جغرافیائی پوزیشن کا لحاظ بھی ضروری ہے۔

اتحادی ثالث کا روم میں ورود

روم ۸ر اکتوبر۔ قضیہ فلسطین کے قائمقام اتحادی ثالث مسٹر بنچے پیرس جاتے ہوئے آج روم پہنچے آپ اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کے متعلق رپورٹ پیش کرنے کے لئے پیرس جا رہے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں بتایا۔ اب سمجھوتے کے امکانات زیادہ روشن ہیں۔

اخبارات کے متعلق مشترکہ پالیسی

کراچی ۸ر اکتوبر حکومت پاکستان کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے دنوں پاکستان اور ہندوستان کے وزراء نے دونوں مملکتوں کے اخبارات کے متعلق ایک دوسرے کو تفصیلی تار بھیجے تھے جنہیں وزیر اعظم ہندوستان نے پاکستان کی بعض تجاویز سے کامل اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے یہ تسلیم کیا تھا کہ اخبارات میں ایک مشترکہ پالیسی وضع کی جائے۔

ٹیٹوال کے مشرق میں ہندوستانی فوجوں کا جانی نقصان

فوجی قافلوں پر آزاد سپاہیوں کا شدید حملہ

تراڑکھل۔ حکومت آزاد کشمیر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آزاد مجاہدین نے راجوری کے علاقے میں ہندوستانی فوجوں کی پیشقدمی کو روک دیا ہے۔ اسکے علاوہ آزاد فوج کے گشتی دستے بڑے بڑے ہندوستانی دستوں نقل و حمل اور رسل و رسائل کے سلسلوں کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اکھنور کے مغرب میں ایک جھڑپ میں ۲۰ ہندوستانی کھیت رہے۔ ٹیٹوال کے مشرق میں آزاد سپاہیوں نے ہندوستانی فوج کے قافلوں پر حملہ کر کے انہیں تتر بتر کر دیا اور شدید جانی نقصان پہنچایا۔ راجوری کے شمال مغرب اور باغ کے علاقے میں چھوٹی توپوں سے گولہ باری کی گئی۔ گولے ٹھیک نشانوں پر بیٹھے اور دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خوشی

یہ خبر جماعت میں انتہائی خوشی سے سنی جائے گی کہ ۷ ستمبر اور ۸ ستمبر کی درمیانی شب کو جو جمعہ کی رات تھی۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے گھر لڑکا تولد ہوا یہ بچہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا پہلا پوتا ہے۔ ہم اس خوشی کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور نواب زادہ میاں عبداللہ خانصاحب اور صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے اس مولود مسعود کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم و عمل کا سچا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین

مغربی پنجاب ڈیموکریٹک یوتھ لیگ کے صدر احمد سعید کرمانی کا بیان

لاہور ۸ر اکتوبر۔ مغربی پنجاب ڈیموکریٹک یوتھ لیگ کے پریذیڈنٹ مسٹر احمد سعید کرمانی نے ایک اخباری بیان میں جہاں حکومت مغربی پنجاب کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے کہ اس نے وقت کی سب سے بڑی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے ملک کے غداروں اور فتنہ کاروں کی سرکوبی شروع کر دی ہے۔ لیکن آپ نے اسکے ساتھ ہی یہ بھی تلقین کی ہے کہ حکومت کو پبلک سیفٹی ایکٹ کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے محض گذشتہ بدظنیوں کی بنا پر ایسے افراد کو ہرگز گرفتار نہیں کرنا چاہیئے جو دل و جان سے خدمت پاکستان کیلئے تیار ہیں۔ مسٹر احمد سعید کرمانی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایسے الزام افراد کے خلاف عدالت میں مقدمے چلانے چاہئیں۔ (نامہ نگار)

راجندر کاک کو دو سال قید بامشقت کی سزا

سرینگر ۸ر اکتوبر۔ شیخ عبداللہ کی حکومت نے کشمیر کے سابق وزیر اعظم پنڈت رامچند کاک کو دو سال قید سخت اور دس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی ہے جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں قید کی سزا میں چھ مہینے کی اور ایزادی کر دی جائے گی۔

جوناگڑھ میں مسلمانوں کے قتل عام کے علاوہ ۵۰ کروڑ کا مال لوٹا گیا ہے

عثمان کنڈاوالا کا وزیر اعظم کے نام خط

لاہور ۸ر اکتوبر۔ جوناگڑھ کے مسلمانوں کی کمیٹی کے سیکرٹری مسٹر عثمان کنڈاوالا نے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخان کو ایک خط بھیجا ہے۔ جس میں ان سے درخواست کی ہے کہ وہ مسلمانان جوناگڑھ کے مصائب کو ختم کرنے کے سلسلے میں کوئی فوری اقدام کریں کیونکہ حکومت پاکستان جوناگڑھ کی پاکستان میں شمولیت کو سرکاری طور پر تسلیم کر چکی ہے۔ مصائب کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے کہ ریاست میں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ صرف جوناگڑھ شہر میں ہی دو ہزار مسلمان مارے گئے اور مسلمانوں کا کم از کم پچاس کروڑ روپے کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ جوناگڑھ کے دس ہزار مہاجرین کراچی اور حیدرآباد سندھ کے کیمپوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور تیس ہزار کے قریب بمبئی میں رکے پڑے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی ——— پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس میو ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

احمدی مبلغین کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام دُنیا کے کناروں تک

جرمنی میں تبلیغ اسلام

جرمن نومسلموں کا قابلِ رشک اخلاص
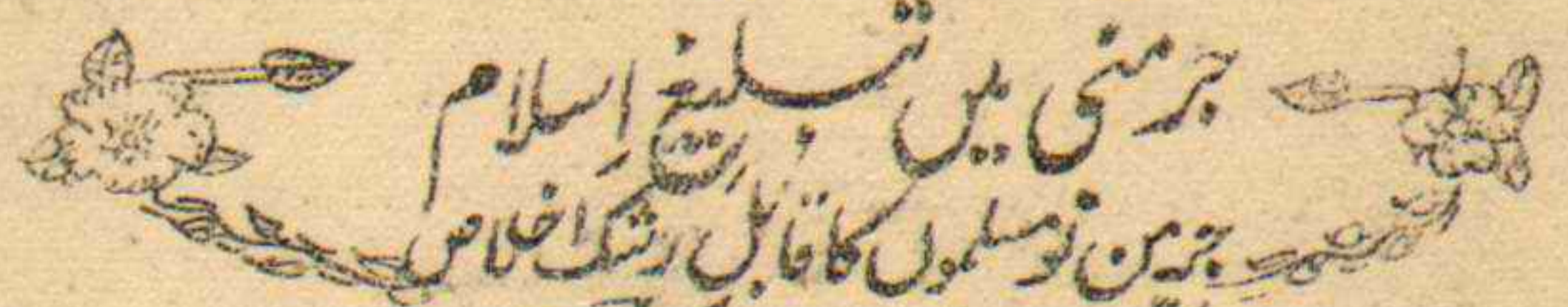
(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ اسلام)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دوسری عالمگیر جنگ کے ختم ہوتے ہی مغربی ممالک میں تبلیغی مشنوں کے قیام کی تجویز فرمائی تھی۔ جس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۱۹۴۵ء کے آخر میں مبلغین کی ایک جماعت روانہ کی گئی۔ چند ماہ کے اندر اندر قریباً تمام مغربی ممالک میں مشن قائم ہو گئے جن کے لئے مبلغین روانہ کئے گئے تھے سوائے جرمنی کے جس پر بیرونی ممالک کے قبضہ کی وجہ سے مبلغین کو داخلہ کی اجازت نہ ملی۔ ہر چند کوشش کی گئی مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ حکام کی طرف سے یہی جواب ملتا رہا کہ وہاں رہائش وغیرہ کا انتظام نہیں کیا جا سکتا اگرچہ عیسائی مشنری جنگ کے ختم ہوتے ہی وہاں پہنچ چکے تھے۔ دراصل وہ اسلامی مبلغین کو اجازت دینے کیلئے مذہبی تعصب کی وجہ سے تیار نہ تھے ... ... کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ کہیں اسلام کا بیج اس ملک میں نہ بویا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے کاموں کو کون روک سکتا ہے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے اسلام کی تبلیغ کو پھیلانے کا انتظام خود اپنے فرشتوں کے ذریعہ کیا اور بغیر کسی مشنری کے وہاں پہنچے کے جرمنی میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرا دیا۔ اور وہ اس طرح کہ گذشتہ سال مسٹر عبداللہ کیپنے جو دوران جنگ میں ہمارے ایک احمدی بھائی کے ذریعہ احمدیت کی تعلیم سے روشناس ہو چکے تھے اور جن کے دل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قابلیت بعض خطبات پڑھنے کی وجہ سے گھر کر چکی تھی حلقہ بگوش اسلام ہو کر جرمنی میں پرچم اسلام لہرانے کا موجب ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی کوششوں سے پانچ افراد پر مشتمل جماعت قائم ہو گئی۔ اب اجازت حاصل کرنے میں کسی قدر آسانی پیدا ہو گئی۔ اس وقت کوشش کی گئی اور مسٹر عبداللہ نے جرمنی سے کوشش شروع کی۔ جس کے نتیجہ میں اس سال بھر چلی گا ہے لگا ہے جرمنی جانے کی حکام کی طرف سے اجازت مل گئی۔ اور ماہ جون میں برادرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے مبلغ سوئٹزرلینڈ پہلے تبلیغی دورہ کیلئے جرمنی تشریف لے گئے اور وہاں کچھ عرصہ قیام فرما کر تبلیغ و تربیت کا کام سرانجام دیا۔ ان کے وہاں تشریف لے جانے پر دو افراد بیعت کر کے داخل احمدیت ہو گئے اور اُنکے آنے کے بعد ایک اور دوست نے بیعت فارم پر کر کے ارسال کر دیا۔ اب وہاں تمام بچے اور بڑے ملا کر تیرہ افراد پر مشتمل جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اگست کے شروع میں خاکسار کو بھی تبلیغی و تربیتی دورہ کیلئے ہیمبرگ جانے کا موقعہ ملا۔ جسکی کارروائی کی رپورٹ درج ذیل ہے خاکسار کو دو ہفتہ کے قیام کی اجازت ملی۔ ۱۲ر اگست کی صبح کو روانہ ہو کر شام کے چھ بجے ہیمبرگ پہنچا۔ مسٹر عبداللہ اور مسز عبداللہ کے پاس قیام کیا۔ اگلے دو دن دفتروں میں راشن وغیرہ کے حصول میں صرف ہوئے۔ جرمن مذہبی امور کے افسر اعلیٰ سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے حتی الامکان تعاون کرنے کا اظہار کیا ان کی وجہ سے راشن کے حصول میں آسانی پیدا ہو گئی اور خاکسار کو وہی راشن ملا جو انگریزی فوج کو ملتا ہے۔

تربیت

عرصہ قیام میں خاکسار نے تین مواقع پر تمام احمدی دوستوں کی میٹنگ بلوائی۔ جس میں مختلف ضروری مسائل پر گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ اس کے علاوہ خاکسار نے ہر احمدی دوست سے الگ الگ ملاقات کرنے کا انتظام کیا۔ یہ وقت دوستوں کو اسلامی مسائل اور نماز وغیرہ کے احکام بتانے پر صرف ہوا۔ ایک دن مسٹر عمر شوبٹ کے ہاں گیا انہوں نے قرآن مجید اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کافی حد تک کیا ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے خاص عقیدت رکھتے ہیں ان کی اہلیہ صاحبہ بھی احمدیت میں داخل ہو چکی ہوئی ہیں۔ علاوہ دیگر مسائل کے نماز کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی گئی۔

ایک دن مسٹر جلیل گراگرٹ کے ساتھ گذارا۔ انہوں نے خاص طور پر مسائل وغیرہ سیکھنے کیلئے دفتر سے چھٹی لی ہوئی تھی دو تین گھنٹہ تک نمازوں کے اوقات اور رکعات اور دیگر مسائل پوچھتے اور نوٹ کرتے رہے ان کی اہلیہ صاحبہ ابھی مسلمان نہیں ہوئی تھیں ان کے ساتھ بھی ایک گھنٹہ کے قریب گفتگو کا موقعہ ملا۔ ان کے عورتوں سے متعلقہ اسلامی تعلیم کے متعلق سوالات کے جوابات دئے انہیں بتایا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو عورت کی صحیح عزت قائم کرتا۔ اور اس کو جائز حقوق دلواتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی کافی حد تک تسلی ہو گئی۔ اب وہ بھی مسلمان ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

تبلیغ

ایک دن مسٹر عبدالرحمن ناسے ہاؤس کے ساتھ گذارا۔ وہ بھی مختلف امور کے متعلق واقفیت حاصل کرتے رہے۔ انہوں نے بعض اور دوستوں کو بھی بلایا ہوا تھا جو دیر تک اسلامی تعلیمات پر گفتگو کرتے اور سوالات پوچھتے رہے۔

ایک دن مسٹر نیفائز مع اپنی اہلیہ صاحبہ کے تشریف لائے ان کے ساتھ دو گھنٹہ تک مختلف اسلامی مسائل پر گفتگو ہوتی۔ انہوں نے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا۔ ایک دن جرمن مذہبی اُمور کے افسر مقیم ہیمبرگ ملاقات کے لیے تشریف لائے اور اسلامی مسائل پر گفتگو کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق ایک گھنٹہ تک انہیں اسلامی تعلیم کی خوبیاں بتائی گئیں۔ ہمارے بھائی مسٹر عبداللہ کو ہینے بھی انہیں جواب دیتے رہے اُنہوں نے دلچسپی کا اظہار کیا اور پھر دوسرے موقعہ پر ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ یہ وہی دوست ہیں جو اس سے پہلے مسٹر عبداللہ کوہینے کی بیوی سے ان کی غیر حاضری میں کافی دیر تک گفتگو کر چکے تھے۔ ان کی کوشش تھی کہ کسی طرح انہیں اسلام سے بدظن کریں مگر کچھ نہ بنا۔ اس دفعہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کا تعصب کسی قدر دُور ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت فرمائے۔

دو دفعہ مسٹر ڈرنکر کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ دیر تک ان کے اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں بھی عورتوں سے متعلقہ اسلامی تعلیم کی خوبیاں بتائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر بھی دی۔ یہ دوست مسٹر عبداللہ کوہینے کے مدت سے دوست ہیں اور اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ دوست بھی احمدی ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ یہ دوست تجارت میں کافی دسترس رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے وجود کو سلسلہ کیلئے مفید بنائے۔

ہیمبرگ میں عید الفطر

ہیمبرگ میں اپنے احمدی بھائیوں کو پہلی عید پڑھانے کا فخر خاکسار کو حاصل ہوا۔ عید کے دن قریباً تمام دوست مسٹر عبداللہ کوہینے کے ہاں اکٹھے ہوئے دو تین غیر مسلم زیر تبلیغ دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے اور راشن کی مشکلات کی وجہ سے زیادہ دوستوں کو مدعو نہ کر سکے۔ نماز عید کے بعد جس میں عورتوں اور مردوں تمام نے حصہ لیا خاکسار نے ایک مختصر سا خطبہ جرمنی زبان میں پڑھا جس میں عید کی حقیقت اور روزوں کی حکمت وغیرہ امور بتائے۔ انہیں بتایا کہ ہماری عید ہی درحقیقت عید ہے اور یہ کوئی نقل یا رسم نہیں بلکہ یہ اس عبادت کی خوشی میں ہے جس کے کرنے کی ہم مسلمانوں کو رمضان میں توفیق ملی ہے ہماری عید ایک زندہ عید ہے اور ہر سال جو ہم عید مناتے ہیں تو ایک نئی اور تازہ عید مناتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کی طرح محض رسم کے طور پر یا نقل آباء کے طور پر نہیں۔ مسٹر کوہینے اور مسز کوہینے نے چائے وغیرہ اور کھانے سے دوستوں کی تواضع کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

اخلاص و محبت

ہمارے تمام احمدی بھائی سلسلہ سے خاص عقیدت رکھتے ہیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے خاص پیار۔ جب بھی حضور کی طرف سے خط کا جواب ملے تو پھر پھولے نہیں سماتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایک فقرہ ان کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ روحانی مصلح کی یہی نشانی ہے۔ اس سے قبل ان میں سے ایک دوست کو لاہوری جماعت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے کچھ اور قسم کا تجربہ تھا۔ اب جبکہ انہوں نے حضور کو ان کے بالکل برعکس پایا تو انہیں معلوم ہوا کہ درحقیقت حضور ہی ہمارے روحانی رہنما ہو سکتے ہیں۔

ہمارے تمام احمدی بھائیوں میں تبلیغ کا خاص شوق پایا جاتا ہے اور ہر فرد اپنے طور پر تبلیغ کی کوشش کرتا رہتا ہے اپنے اردگرد کے لوگوں کو احمدیت سے روشناس کرانا ان کا شغل ہے مجھے ان کے اس شوق کو دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور اس وقت تک ان کے اس جذبہ تبلیغ کا میرے دل پر خاص اثر ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے لئے دل سے دُعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دُور فرمائے۔ اور انہیں ہر طرح سے خیر سے رکھے۔ بعض دوست تبلیغ اسلام کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے کے لئے تیار ہیں۔ صرف زبانی ہی نہیں بلکہ اس کے لئے جہاں تک ہو سکتا ہے تیاری بھی کرتے رہتے ہیں بعض ان میں سے عربی سیکھ رہے ہیں اور بعض اردو اور بعض قرآن مجید اور تاریخ اسلام اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے دو نوجوانوں نے اس وقت تک اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش بھی کر دیا ہے اور حضور کی طرف سے ارشاد کے منتظر ہیں۔ دوست یقیناً اپنے جرمن بھائیوں کے اخلاص اور جذبہ تبلیغ کا ذکر پڑھ کر خوش ہوں گے۔ یقیناً یہ امر خوشی کا باعث ہے اس مادی دنیا میں ایسے لوگوں کا پایا جانا یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے اور ممالک میں بھی احمدی پائے جاتے ہیں مگر ان میں سے بہت ہی کم ہیں جن میں اس قسم کی زندگی کی رُوح پائی جاتی ہے۔

روزنامہ الفضل
۹ر اکتوبر ۱۹۴۸ء

دولتِ مشترکہ کے وزراء کی کانفرنس

برطانیہ میں دولت مشترکہ کے وزراء کی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ تقریباً تمام ان ممالک کے وزراء جو دولت مشترکہ میں شامل ہیں اس عظیم الشان کانفرنس میں حصہ لیں گے اس کانفرنس میں خارجہ پالیسی دفاع اور اقتصادیات کے مسائل پر بحث ہوگی۔

ظاہر ہے کہ یہ کانفرنس ان تدابیر کا ہی ایک جزو ہے جو اس وقت برطانوی امریکن بلاک روس کے خلاف محاذ مضبوط کرنے کے متعلق سوچ رہا ہے۔ اس نقطۂ نظر سے کانفرنس کی اہمیت واضح ہے۔

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو بھی شمولیت کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ اور پاکستان کے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان بھی جا رہے ہیں۔ یہ بات اخباروں میں آچکی ہے۔ کہ ہندوستان برطانوی دولت مشترکہ سے الگ ہونے کی کوشش کرے گا۔ اور آئرلینڈ کی پوزیشن کو اختیار کرنا پسند کرے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہندوستان کی برطانیہ کو ضرورت ہے اس لئے پنڈت نہرو برطانیہ سے ہندوستان کے لئے مراعات کا سوال بھی اٹھائینگے۔ الغرض ہندوستان برطانیہ کے ساتھ تعلق رکھنے کی اہمیت کو پوری طرح محسوس کرتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت ہندوستان کے مفاد کیا ہیں۔ یقیناً ہندوستان کے موجودہ مفاد میں کشمیر کا مسئلہ نہائت اہم ہے۔

پھر مشرق وسطیٰ کے ممالک عرب ممالک پاکستان انڈونیشیا اور الجزائر ہیں۔ یقیناً برطانوی امریکن بلاک ان ممالک کو اپنی دفاعی سکیم پر نظر انداز نہیں کرسکتا۔ مشرقی وسطیٰ اور عرب ممالک کا محل وقوع نہائت اہمیت رکھتا ہے۔ جنوبی ایشیا میں روس کا پروپیگنڈا روز بروز زیادہ نمایاں ہوتا چلا جاتا ہے۔

لیکن برطانیہ اور امریکہ نے سوا ٹرکی کے ان ممالک کے ساتھ آج تک کوئی اچھا سلوک نہیں کیا۔ فلسطین کے معاملہ میں امریکہ نے اپنی اندرونی کشمکش کے پیش نظر یہودیوں کی ناجائز حمائت کر کے تمام اسلامی اور عرب ممالک کو بدظن کر لیا ہے۔

پھر انڈونیشیا کی آزادی کی تحریک میں برطانیہ اور امریکہ نے جو حصہ لیا اس کی وجہ سے جنوبی ایشیا کی اقوام اس بلاک پر اب کوئی بھروسہ نہیں رکھتیں۔ پھر امریکہ نے جو مالی امداد فرانس کو دی تھی۔ فرانس نے ویت نام کی آزادی سلب کرنے میں اسکو استعمال کیا ہے۔ برطانیہ نے ہندوستان اور پاکستان کو آزاد کرکے اگرچہ نہائت دور اندیشانہ قدم اٹھایا تھا۔ لیکن لیبر حکومت کی غلطیوں کی وجہ سے پاکستان کے دل میں برطانیہ پر وہ اعتماد نہیں رہا۔ جو چاہیئے تھا۔ ان وجوہات سے جو مشکلات برطانوی امریکی بلاک کے لئے ان ممالک میں ہیں ظاہر ہیں۔

الغرض دولت مشترکہ کے وزراء کی یہ کانفرنس برطانیہ کی سیاسی قابلیت کا ایک عظیم الشان امتحان ہے۔ اور ایک ایسا لمحہ فکریہ ہے۔ کہ اگر اس کا صحیح استعمال نہ ہوا۔ تو برطانوی امریکی بلاک کی دفاعی تجاویز میں کئی لاینحل عقدے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

اللہ تعالےٰ کا پیغام

معاصر انقلاب کے ایک حالیہ افتتاحیہ میں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں۔

"یہ واقعہ ہر مسلمان پر آشکارا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب اجمیری جب ہندوستان آئے تھے تو مسلمانوں کی حکومت صرف پنجاب تک محدود تھی۔ لیکن اللہ کے اس نیک اور پاک بندے نے اجمیر کو تبلیغ اور تزکیہ قلوب کا مرکز بنایا۔ جہاں پرتھوی راج کی حکومت قائم تھی۔ حضرت خواجہ صاحب کے ساتھ کوئی لشکر نہ تھا۔ جنگ کا ساز و سامان نہ تھا۔ ان کے پاس صرف ایمان اخلاق اور کردار کی دولت تھی۔ لیکن اسی دولت نے انہیں اس قوت سے بالکل بے خوف بنا دیا تھا۔ جو چند برس بعد سلطان شہاب الدین محمد غوری کے مقابلہ میں تین لاکھ کا لشکر لے کر کھڑی ہوئی۔"

ہم نے ان کالموں میں کئی بار مسلمان علماء کی توجہ اشاعت و تبلیغ اسلام کی طرف دلائی ہے۔ ابھی چند دن ہوئے کہ ہم نے عرض کی تھی۔ کہ یورپ میں تبلیغ اسلام کا ایک ایسا موقعہ آیا تھا۔ کہ اگر اس وقت علمائے اسلام یورپ میں اپنا یہ فریضہ ادا کرنے کے لئے گھس جاتے۔ تو آج یورپ کا نقشہ ہی اور ہوتا۔ اور یہ موقعہ اس وقت تھا جب اسلامی مدارس و مکاتب سے تعلیم پا کر بعض یورپی علماء نے عیسائیت کے پرانے نظام کو درہم برہم کر دیا تھا۔ اور جس زمانے کو یورپ کا دور احیاء علوم کہا جاتا ہے۔ عیسائیت کی تنگ نظری سے یورپ کی دنیا تنگ آگئی تھی۔ اس زمانے میں عیسائیت کا تمام طلسم ان ممالک میں ٹوٹ چکا تھا۔ اور لوگ اسکی قید سے آزاد ہو کر آزاد خیالی کے میدان میں اتنے آگے نکل گئے۔ کہ اکثر الحاد کی گود میں چلے گئے۔ اور علمی سائنس اور فلسفہ نے ان کو ایسا مسحور کر لیا۔ کہ علم الاخلاق کی بنیادیں تک بدل ڈالیں۔ اور صرف مادی اور دنیادی نقطۂ نظر تک اسکو محدود کر دیا اللہ تعالےٰ کو ایک غیر معلوم ہستی قرار دے کر مذہبی اصولوں کو اپنی تحقیقات کے احاطہ سے بالکل نکال باہر کیا۔ اور خالص عقلی دلائل کی الجھنوں میں پھنس کر حقیقت کی شاہراہ سے بہت دور جا پڑے۔

یورپ میں یہ ایک ایسا دور تھا۔ کہ اگر صحیح مذہب کو پورے زور کے ساتھ اسوقت وہاں پیش کیا جاتا تو یقیناً بہت سی سعید روحیں جو تلاش حق میں سرگرداں تھیں۔ اور جن کی تسلی عیسائیت کے غیر عقلی اصول نہیں کرسکتے تھے اسلام کے کامل نظام اور فطری اصولوں کو خوش آمدید کہتیں لیکن مسلمانوں نے یہ نہائت قیمتی موقعہ کھو دیا۔ اور مغرب جو عیسائیت سے بیزار ہو کر اٹھا تھا۔ اس نے بالکل مذہب کے متضاد اپنی راہ نکالی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مغربی علماء نے جو علمی سائنس اور فلسفہ میں آج تک تحقیقات کی ہے۔ چونکہ اسکی بنیاد مسلمان علماء کے زیر اثر فطرت کے حقائق پر رکھی گئی تھی۔ دنیا کو اس کا بہت فائدہ بھی ہوا ہے۔ بلکہ ایک حد تک جہاں تک علمی ترقی کا سوال ہے یورپ کی اس آزادانہ تحقیقات نے دنیا کو فطری مذہب کے قریب تر کر دیا ہے۔ لیکن چونکہ یہ تحقیقات صرف مادی دنیا تک محدود رہی ہے۔ اس لئے یورپ کی عام تہذیب کی اٹھان ایسی ہوئی ہے کہ انسانی زندگی کی حقیقی روح مردہ ہو گئی ہے۔ اور اخلاقی اصول بالکل بے کار ہو کر رہ گئے ہیں۔

آج مغرب اپنی اس بے خدا تہذیب کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ اور یقیناً اس وقت نہ صرف مغرب کے ممالک پر بلکہ دنیا کے تمام ممالک پر ایسا دور آیا ہوا ہے کہ لوگ تہذیب حاضر کی مادیت کے دل سے منکر ہو چکے ہیں۔ اور کسی ایسی روشنی کی تلاش میں ہیں۔ جو اس اندھیرے راستہ میں ان کو سیدھا راستہ دکھلائے۔ اور جس تباہی کے کنارے پر بے اخلاق اور بے خدا تہذیب نے ان کو لا کھڑا کیا ہے۔ اس سے بچ نکلیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج مغرب کے تہذیبی قصر کی بنیادیں ہل گئی ہیں۔ اور وہ زمین پر گرا ہی چاہتا ہے۔ اس حادثہ سے یا تو دنیا ہی فنا ہو جائیگی اور یا پھر اللہ تعالےٰ ضرور ایسے سامان پیدا کر دیگا۔ کہ یہی نمرودی آگ کے شعلے ابراہیمی گلزار بن جائینگے۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

ہم پاکستان کے ہی علماء اسلام نہیں بلکہ تمام اسلامی ممالک کے علمائے اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ لوہا گرم ہے اور ضرب لگانے کا یہی وقت ہے۔ اے اسلام کے بڑے بڑے دعوے کرنے والو۔ آج وقت ہے پھر یہ وقت ہاتھ نہیں آئے گا۔ آج پھر مغرب میں کروڑوں روحیں حقیقی اور فطری مذہب کے لئے تڑپ رہی ہیں۔ کروڑوں آنکھیں خدا تعالےٰ کا نور دیکھنے کے لئے بے قرار ہیں۔ اے علمائے اسلام آپ کے دلوں میں اگر خواجہ اجمیر کے ذوق و شوق میں سے ایک ریزہ بھی باقی ہے۔ تو اس مرد خدا کی طرح گھروں سے نکل پڑو۔ اور جو امانت اللہ تعالےٰ نے آپ کے سپرد کی ہے۔ اس کو ان پیاسی روحوں تک پہنچاؤ۔ جو آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔

اگر ساٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے ساٹھ ہزار نفوس بھی دل و جان سے قرآن کریم ہاتھوں میں لے کر ان اقوام میں گھس جائیں۔ تو دنیا میں اسلام کی فتح اور اسلام کا غلبہ یقینی ہے جس کے معنی یہی ہیں کہ دنیا اس بڑی تباہی سے بچ جائیگی۔ جس کے کنارے پر اس نے اپنے آپ کو کھڑا کر دیا ہے۔

پاکستان اور تمام اسلامی ممالک کے سیاسی مفاد کے نگران سیاست دان موجود ہیں۔ ان کا کام ہے کہ وہ ملکوں کی حفاظت کے سامان جمع کریں۔ ملکوں کے نظام درست کریں۔ اگر وہ نیک نیتی اور اسلامی اصولوں کے مطابق کام کریں گے۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ ان کے کام میں برکت دے گا۔ اور وہ یقیناً جدید ترین اسلحہ سے ملک و قوم کو مسلح کر سکنے کے قابل ہوں گے۔ خواجہ اجمیر کے وقت میں بھی یہی ہوا تھا۔ سیاسئین اپنے کام میں لگے رہے۔ لیکن ہند میں اسلام کی فتح ان سیاسئین کے نام نہیں لکھی گئی۔ بلکہ وہ خواجہ اجمیر اور ان جیسے ان درویشوں کے نام لکھی گئی۔ جن کے پاس نہ تلوار تھی۔ نہ کوئی اور ہتھیار سوائے ایک اللہ تعالےٰ کے پیغام کے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام لے۔

درخواست دعا

مکرم منیر احمد صاحب بنیس اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل چند روز سے لبار رضیہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پاکستان میں احمدی

از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب

(۲)

صاحب مکتوب کے نزدیک "خاتمیت نبوت" کا مطلب

صاحب مکتوب ابتدائی کالموں میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہی مطلب ہے خاتمیت نبوت کا۔ اب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل نبوت اور شریعت کے اعلان و اظہار کے بعد عالم انسانیت کی سیاست وہدایت حکومت وراہ نمائی کا فرض امت محمدیہ کے اوپر ہے۔ جو اس کام کے لئے ماموز من اللہ ہے"۔

میرے نزدیک محولہ بالا عبارت کو سامنے رکھ کر اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ کہ ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کے مسلک کو بالکل صحیح تسلیم کیا جائے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل نبوت اور شریعت کا اعلان آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ہو چکا ہے۔ اور امت محمدیہ عالم انسانیت کی سیاست وہدایت حکومت وراہ نمائی کے قابل تبھی ہو سکتی ہے۔ کہ جب وہ شریعت اسلامیہ پر کامل طور پر عمل پیرا ہو۔ لیکن کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل یہ پیشگوئی نہیں فرمائی تھی۔ کہ ایک وقت میں امت محمدیہ یہودیوں کے نقش قدم پر چلے گی۔ اور حقیقی اسلام سے دور جا پڑیگی ایسی حالت میں دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو اس وقت عالم انسانیت کی سیاست وہدایت حکومت وراہ نمائی کا فرض امت محمدیہ سے واپس لے لیا جائے۔ اور یا امت کی اصلاح کے لئے اللہ تعالے کی طرف سے خاص انتظام ہو۔ ظاہر ہے کہ پہلی صورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے منافی ہے۔ اب دوسری صورت باقی رہ جاتی ہے۔ اور یہ اسی رنگ میں ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افاضہ روحانی کو تا قیامت جاری سمجھا جائے۔ اور دراصل یہی مفہوم ہے اس آیت کا جعلناکم امۃ وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا (البقرع ۱۷) کہ اللہ تعالے نے امت محمدیہ کو بہترین امت بنایا ہے۔ تا کہ وہ عالم انسانیت میں بطور شہید یا نگران کے ہمیشہ موجود رہے۔ لیکن اس خطرہ کے پیش نظر کہ کسی وقت امت اسلام کی حقیقی روح کو کھو بیٹھے اور اسلامی تعلیم کو بھلا دے۔ اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت کے لئے شہید یعنی آپ کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو ہمیشہ کے لئے جاری بنایا۔ تا کہ اس وقت بھی جب "ایمان" دلوں سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہو۔ آپ کے افاضہ روحانی کی بدولت آپ کے غلاموں میں سے بعض افراد اس ایمان کو واپس لے آئیں۔ اور امت کے لئے مسیحا بنکر اس میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دیں اور تا امت ایک بار پھر اس فرض کو ادا کرنے والی بن جائے۔ جو اللہ تعالے نے لتکونوا شہداء علی الناس کا ارشاد فرما کر اس کو سونپا ہے۔

اگر جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ صحیح نہیں۔ اور جماعت احمدیہ ایک برگزیدہ انسان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اور آپ کے افاضہ روحانی کی بدولت فیج اعوج میں امت محمدیہ کے لئے مسیح وقت سمجھ کر اس پر ایمان لے آنے میں غلطی پر ہے۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا جمہور مسلمان آج ظاہری اور باطنی لحاظ سے اس قابل ہیں۔ کہ عالم انسانیت کی سیاست وہدایت حکومت وراہ نمائی کا فرض ادا کر سکیں۔ کیا آج مسلمان بلحاظ علم اور بلحاظ عمل دنیا میں پسماندہ نہیں۔ وہ اپنے مذہب کو بھلا چکے ہیں۔ اور ان کی گزشتہ شان وشوکت محض ایک قصہ پارینہ ہو چکی ہے۔ اگر مسلمانوں کی گزشتہ عظمت صرف ان کی روحانی اور اخلاقی بلندی کی بدولت تھی تو آج کیونکر ممکن ہے کہ وہی روحانی اور اخلاقی مرتبہ حاصل کئے بغیر وہ دنیا میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اگر ہماری گزشتہ شوکت محض اسلام کی وجہ سے تھی۔ تو آج عالم انسانیت کی سیاست وہدایت حکومت وراہ نمائی کے لئے ہمیں اپنے اندر اسلام کی حقیقی روح کو پیدا کرنا پڑے گا۔ اور یہی وہ مقصد ہے جس کے پیش نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی افاضہ کو تا قیامت زندہ رکھا گیا ہے۔ اور یہ صرف اسی مقدس وجود (صلے اللہ علیہ وسلم) کے افاضہ کی بدولت ہے کہ اللہ تعالے نے موجودہ انتہائی نازک دور میں اپنے ایک بندے کو جمہور مسلمانوں کی اصلاح اور تمام دنیا کی راہ نمائی کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور آج سوائے جماعت احمدیہ کے تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

احمدی کا ماٹو

فاضل مکتوب نویس کو یہ دعوٹے ہے کہ احمدی "کبھی امت محمدیہ کا وفادار ہو ہی نہیں سکتا"۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ میں شمول کے لئے دس شرائط مقرر فرمائی ہیں۔ ہر محقق کا فرض ہے کہ ان شرائط کو معلوم کرے۔ یہ دس شرائط ہر احمدی کے لئے گویا بطور ماٹو کے ہیں۔ ان میں چوتھی شرط یہ ہے "چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے"۔
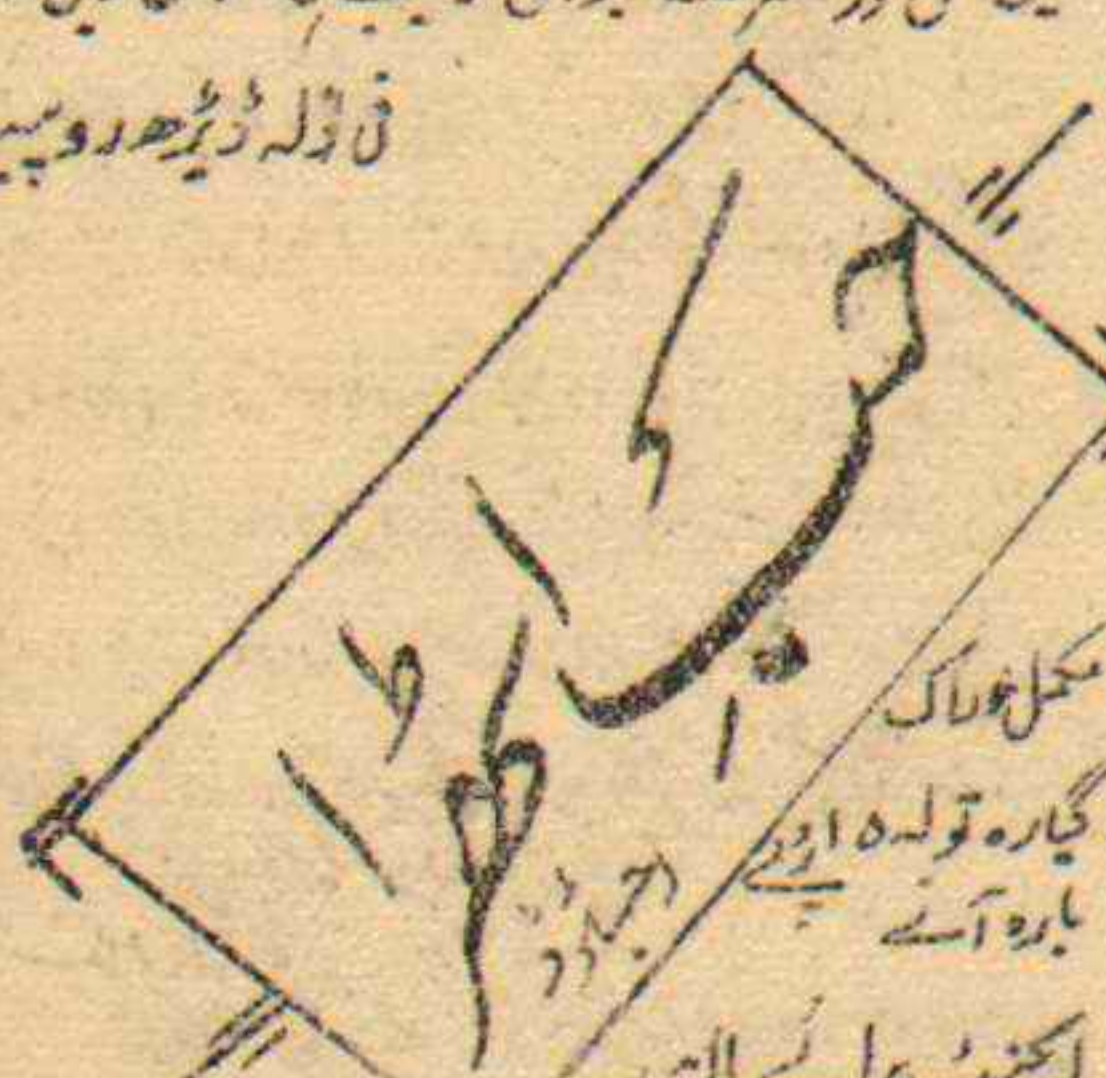
"نیا قبلہ قادیان"

نیز یہ کہا گیا ہے کہ احمدی "امت محمدیہ کے مقابل ایک امت قادیانیہ اور قبلہ وکعبہ مکہ کے مقابلہ میں ایک نیا قبلہ قادیان تعمیر کر چکا ہے"۔

کیا ایک مسلمان جو اپنے آپ کو اہل سنت یا اہل حدیث جماعت کی طرف منسوب کرتا ہے۔ صاحب مکتوب کے نزدیک امت محمدیہ کے مقابل کوئی نئی امت بنا رہا ہے؟ اگر ایسا نہیں تو یہ الزام جماعت احمدیہ پر کیوں لگایا گیا ہے۔ کہ وہ امت محمدیہ کے مقابل ایک نئی امت بنا رہی ہے؟ پھر کیا صاحب موصوف حلفاً یہ گواہی دے سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے کسی ایک وقت کسی ایک احمدی کو قبلہ وکعبہ مکہ کی بجائے قادیان کی طرف منہ کئے نماز پڑھتے دیکھا ہے؟ کیا روئے زمین پر کسی ایک احمدی کی مثال پیش کی جا سکتی ہے؟ پھر کیا وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے متعلق ایسا غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جاتا ہے؟ کس قدر دردناک امر ہے۔ کہ آج فی الحقیقت مسلمان اسلام کو بھول چکے ہیں۔ مسلمانوں میں نواب اور روسائے عیش وعشرت میں مبتلا ہیں۔ اور عوام جاہل اور متعصب ملاؤں کے دام میں پھنس کر تباہی کے گڑھے میں گر چکے ہیں۔ دنیا میں چاروں طرف مسلمانوں کو ذلیل اور حقیر سمجھا رہا ہے۔ اور دنیا کی تمام طاقتیں مسلمانوں کے خلاف جمع ہو گئی ہیں۔ ایسے نازک وقت میں ایک جماعت اٹھتی ہے۔ جس کا ایک مرکز ہے۔ اور ایک امام ہے۔ وہ مسلمانوں کی طرف سے غیر مسلموں کے ان اعتراضات کا جواب دیتی ہے۔ جن کا جواب جمہور مسلمانوں سے نہیں بن رہا تھا۔ اور نتیجۃً مسلمانوں کا ایک کثیر طبقہ دہریت اور عیسائیت کی رو میں بہا چلا جا رہا تھا۔ یا آریہ ان کو شدھی کئے چلے جا رہے تھے۔ اور اسی جماعت کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج کوئی بڑے سے بڑا عیسائی پادری یا آریہ پرچارک بڑھ کر اسلام پر حملہ نہیں کر سکتا۔ اور اسی جماعت کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ روئے زمین پر تثلیث اور دہریت کے مراکز میں اسلام کے مبلغ دن رات دعوت اسلام میں مصروف ہیں۔ اور عیسائی ممالک میں مسلمانوں کی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ اور مادیت کا طلسم ٹوٹ رہا ہے۔ اس چھوٹی سی جماعت کے نوجوانوں نے اس مقصد کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ اور افراد نے اپنی آمدنیاں اور جائدادیں وقف کر دی ہیں۔ وہ حکومت وقت کی وفادار رہ کر اپنے مرکز میں کام کر رہی تھی۔ مگر باوجود اسکے اس کا مرکز اس سے چھین لیا گیا۔ پر اس نے ہمت نہ ہاری بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر اپنی تمام ہمت اور تمام ذرائع اپنے مقدس کام کو جاری رکھنے میں لگا رہے ہوئے ہیں۔ اس کے مبلغین اور افراد کو قتل کیا جاتا ہے۔ ان کی ہر ممکن مخالفت کی جاتی ہے۔ لیکن وہ جماعت متواتر اپنے کام میں مصروف ہے گروہ مسلمان کہلانے والے جنہوں نے اس جماعت کے مقابلہ میں اسلام کی خدمت میں کچھ نہیں کیا۔ اور نہ ان سے کچھ امید کی جا سکتی ہے۔ خود بیکار بیٹھے ہوئے اس جماعت کے خلاف دشنام دہی اور بے جا الزامات کی تشہیر میں مصروف ہیں ہمارا قصور اتنا ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کو تا قیامت زندہ سمجھتے اور آپ کے ایک غلام اور وقت کے روحانی مصلح پر ایمان لائے ہیں۔ ہم ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ایک منظم طریق پر اس جہاد اکبر کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کیا اسی قصور کی پاداش میں ہمیں دائرہ امت سے خارج قرار دیا جاتا ہے؟ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

تجارت ـــ اور ـــ مسلمان

(از شیخ غلام مجتبےٰ صاحب کراچی)

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے مَنْ یَّطْلُبُ الْمَالَ فَلْیَتَّجِرْ جسے مالدار ہونا مقصود ہو وہ ہمیشہ تجارت پر گامزن ہو۔ آپکی اس چار حرفی حدیث میں دو جہان کی برکات پوشیدہ ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام جبکہ ہنوز اوائل عمری کے دور میں سے گذر رہے تھے۔ اور آفتاب رسالت کی جلوہ ریزیاں دنیا کو چکا چوند نہیں کر رہی تھیں آپؐ نے متعدد سفر۔ اپنے محترم چچا ابو طالب کے ساتھ اور حضرت خدیجہؓ کے مال کو لے جاکر بغرض تجارت کئے۔ آپؐ کی توجہ و دیانت داری سے مال کی آمد میں بہت اضافہ ہوا۔ بالآخر اسی تجارت نے یتیم ہاشمیؐ کو حضرت خدیجہؓ کے کل مال و منال کا واحد وارث بنا دیا۔ مسلمانوں نے جب تک حضور علیہ السلام کے اس قول کو پیش نظر رکھا وہ تمام دنیا میں برزور اعلیٰ اشمار کئے جاتے رہے۔ یورپ جو آج تربیع مسکون پر چھایا ہوا ہے۔ اس وقت دور جہالت میں تھا۔ جبکہ مسلمان عرب کے صحراؤں سے نکل کر اقصائے مشرق و مغرب۔ شمال و جنوب تک اپنے تجارتی بیڑے لے جایا کرتے تھے۔ مسلمانوں کی تجارت کی وجہ سے چین بسلون۔ ملایا سماٹرا۔ جزائر یسنہ ہند اور ہند وغیرہ ممالک میں آج سے گیارہ بارہ سو سال بیشتر اسلام کا پیغام پہنچا۔ اور اقوام عالم نے مسلمانوں کے سلوک۔ دیانت داری اور خدا پرستی کو دیکھ کر اسلام قبول کیا۔ اگر مسلمان ہندوؤں کی طرح سمندر کا سفر پاپ سمجھتے۔ اور عرب میں ہی پڑے رہتے۔ تو آج مسلمانوں کی یہ ترقی نظر نہ آتی۔ آہ آج مسلمانوں سے زیادہ کوئی پسماندہ قوم کوئی نہیں ہے۔ وجہ معلوم ہے کہ مسلمانوں نے آہستہ آہستہ اپنے اسلاف کی روایات اور اصول کو ترک کر دیا۔ اور ہندوؤں کی طرح جس جگہ پڑے ہیں وہیں جم گئے۔ اور تدریج اپنی ترقی کو دوسری ترقی یافتہ قوموں کی نظر کر دیا۔ برعکس اس کے قرن اول کے مسلمانوں کو تجارت اور علم کا شوق تھا۔ انہوں نے تمام دنیا کو اپنی جولانگاہ قرار دیا۔ لہٰذا وہ مشرق و مغرب۔ شمال و جنوب جہاں بھی گئے وہاں کے باشندوں کو اسلام کا تحفہ پیش کیا۔

تجارت کے بہت سے فوائد ہیں۔ منجملہ چند فوائد درج ذیل ہیں:۔

اول۔ تجارت دولت کی کنجی ہے۔ دوئم تجارت کرنے والا سفر کرے گا۔ اس سے اس کی عقل اور تجربہ میں ترقی ہوگی سوئم تاجر کو بسلسلہ تجارت مختلف دیار و امصار دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ ہمسایہ اقوام کی ترقیات کو پیش نظر رکھ کر اپنے لئے بہتر راہ تجویز کر سکتا ہے۔ چہارم سفر کرنے سے تبلیغ جیسے اہم فریضہ کو سرانجام دے سکتا ہے۔

صحابہؓ تجارت کیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تجارت کے ذریعہ بہت مالدار ہو گئے تھے۔ اسی طرح حضرت ابو بکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ بھی زمرہ تجار میں سے تھے۔ اور تابعین میں سے بڑے بڑے ائمہ و فقہا تجارت کو بہت پسند فرماتے تھے۔ تجارت کی برکت سے ہی وہ لوگ بیت المال میں سے بہت کم خرچ لیتے تھے۔ کیونکہ وہ خدمت اسلام کو عین سعادت دارین سمجھتے تھے اس کے برعکس اس زمانہ میں کوئی نواب یا بادشاہ ایسی مثال پیش نہیں کر سکتا کہ اپنے گذارہ کے لئے کاروبار کرتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ رعایا کی خون پسینہ کی کمائی ان کے ایوان عیش کی زینت بنتی ہے۔ تاجر کے کچھ فرائض بھی ہیں۔ اول معاملہ کی صفائی اور دیانت داری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیانت دار تاجر کے لئے یہ دائمی خوشنودی عطا فرمایا ہے کہ امین و صدیق تاجر قیامت کے روز نبیوں کے ساتھ ہوگا۔ اس سے بڑھ کر ایک دیانتدار تاجر کے لئے اور کیا چیز باعث فلاح ہو سکتی ہے۔ دوئم تاجر کے لئے ضروری ہے کہ کسی چیز کا ذخیرہ گراں قیمت کے لئے نہ کرے سوئم تاجر کو چاہیئے کہ خریدار کو اپنے مال کی پوزیشن سے آگاہ کر دے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کی منڈی سے گذر رہے تھے۔ آپ نے وہاں گندم کے ڈھیر دیکھے۔ ان میں سے ایک ڈھیر کو دیکھتے ہوئے حضور علیہ السلام نے ڈھیر کے اندر دور تک اپنا دست مبارک پہنچایا اور اندر سے ایک مٹھی بھر گندم نکالی تو وہ نم آلود تھی۔ آپ نے اس گندم والے سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ گندم کے مالک نے جواب دیا۔ حضور رات کو کچھ بوندا باندی ہو گئی تھی۔ اسے میں نے نیچے کر دیا ہے۔ آپؐ نے یہ سنکر فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تجارت نے ہی تمام ترقی یافتہ قوموں کو تاج و تخت بخشا ہے۔ یہ ڈیڑھ دو سو سال بیشتر انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی ایک معمولی تجارتی کمپنی کی حیثیت سے وارد ہند ہوئی تھی۔ بالآخر انگلستان کی حکومت پر ختم ہوئی۔ تجارت کے لئے سرمایہ کا ہونے کی بیخ بھی قطعاً غلط ہے معمولی سرمایہ سے انسان محنت و استقلال کو بروئے کار لاکر بتدریج شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتا ہے۔ ایک صحابیؓ ہجرت کے بعد مدینہ کے بازار میں گئے۔ اور کھجوروں کی تھوڑی سی مقدار خرید کر رات کو معمولی رقم پس انداز کی۔ آہستہ آہستہ ان کی تجارت ترقی پذیر ہوتی رہی۔ بالآخر ایک وقت میں ان کے تجارتی قافلے چلنے لگے۔ دیا سلائی کے تاجر کا قصہ مشہور ہے کہ انہوں نے پہلے چند پیسوں کی دیا سلائیاں فروخت کرنا شروع کیں۔ بالآخر وہ بہت بڑے تاجر بن گئے۔ قرآن مجید میں بھی درج ہے کہ ہم کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتے تو پھر سرمایہ کم ہونے کی وجہ پیش کرنے سے صرف ان کی کاہلی کا اظہار ہوتا ہے۔

تجارت چونکہ وجہ مال و منال ہے لہٰذا جو شخص مالدار ہوگا وہ ضرور اسلام کے لئے مالی امداد دے گا۔ اور بیت المال کو مضبوط کرے گا بیت المال کو مضبوط کرنے سے غربا و مستحقین اور مجاہدین کی حوصلہ افزائی اور امداد کی جائے گی۔ زکوٰۃ کا روپیہ آنے سے اسلام کی مالی حالت مستحکم ہوگی۔ اور تبلیغ اسلام کما حقہٗ کی جاسکے گی مبلغین کے لئے اخراجات جاری کئے جائیں گے اور موجودہ زمانہ نشر و اشاعت کا ہے۔ کتب ضروریہ کی اشاعت بھی نہایت لازمی ہے۔

یورپ و امریکہ میں لاکھوں روپیہ ایک وقت میں چندہ دینے والے تاجر موجود ہیں۔ وائے بدقسمتی مسلمانوں کی کہ ان کو سوائے عیش پرستی کے اپنے روپیہ کا اور کوئی صحیح مصرف نظر نہیں آتا خدا جانے ان کو تبلیغ اسلام کا فریضہ کب یاد آئے گا۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں جماعت احمدیہ جیسی تبلیغی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

پس مسلمانوں کو عموماً اور جماعت احمدیہ کے افراد کو خصوصاً متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ تجارت کو مقدم کریں۔ اور بقدر مراتب تجارت کرکے اپنے مال و دولت کی افزائش کے بعد خدمت اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر چندہ دیں۔ بالآخر دعا ہے کہ خداوند کریم ہمیں سیدھے راہ پر گامزن کرے۔ اور ہمارے کاموں میں برکت دے۔ آمین۔

ضروری اعلانات

(۱) ربوہ کی تعمیر کے ضمن میں ایک ایس۔ ڈی۔ او انجنیئر کی ضرورت ہے جو کہ تین چار ماہ کی رخصت حاصل کرکے ہماری مدد کر سکیں۔ معاوضہ مناسب دیا جائے گا۔

(۲) ایک ایسے مخلص محنتی کارکن کی ضرورت ہے جو کہ سامان عمارت کی خرید میں کافی تجربہ رکھتے ہوں۔ ربوہ کی تعمیر کے ضمن میں انجمن کا کام بڑھ گیا ہے اس لئے ریٹائرڈ احباب بھی تین چار ماہ کے لئے اپنی خدمات پیش کر سکتے ہیں۔

(۳) انجمن کو اپنی کاروں کے لئے موٹر ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں بمعہ سرٹیفکیٹ ارسال کریں۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ کراچی اور لاہور میں کام کرنیوالوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(ناظر اعلیٰ)

ہمارے چندے کم از کم وصیت کے معیار تک پہنچ جائیں

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

"میں جماعت کے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور ان پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں انہیں اٹھائیں۔ اور چاہیئے کہ ہمارے چندے کم از کم وصیت کے معیار تک پہنچ جائیں تو یہ یقینی بات ہے کوئی شبہ کی بات نہیں کہ ہماری جماعت کا بجٹ تیس لاکھ تک پہنچ جائے گا۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے نئے مرکز کو بھی مضبوط بنا سکتے ہیں سلسلہ کی جائدادوں کو بھی مضبوط بنا سکتے ہیں۔ اور آئندہ سلسلہ کی اشاعت کا بوجھ بھی اٹھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔" (الفضل ۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء)

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر ان کے متعلق کسی کو اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر وصیت مع تاریخ تحریر	نام موصیہ	خلاصہ مضمون وصیت	نام گواہان
۱۰۹۴۸ — ۱۱ ۷/۴۸	رسالدار احمد خانصاحب مرزا۔ ولد صوبیدار عبداللہ خانصاحب مرزا چکوال ضلع جہلم	مکان پختہ ایک عدد ۱۳ مرلہ واقعہ چکوال قیمتی /۳۰۰۰ روپیہ۔ جمع نقد /۱۰۰۰ روپے۔ ماہوار آمد ۸/۸/۸۲ روپے۔ اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	۱۔ محمد شفیع احمدی لاہور ۲۔ بابو مظفر حسین صاحب قریشی لاہور کینٹ
۱۰۹۶۱ — ۱ ۸/۴۸	محمد حسین صاحب ولد چوہدری احمد بخش صاحب جیٹھ مل روڈ کراچی	ماہوار آمد مبلغ /۱۸۴ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	۱۔ لطیف احمد طاہر کراچی ۲۔ مرزا فتح محمد صاحب کراچی
۱۰۹۶۲ — ۷ ۷/۴۸	بشیرہ خاتون صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب کراچی	زیورات قیمتی /۱۲۵ روپے ماہوار وظیفہ مبلغ /۱۰ روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند /۲۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں	۱۔ لطیف احمد صاحب طاہر (۲) محمد حسین صاحب خاوند موصیہ۔
۱۰۹۶۳ — ۲۹ ۶/۴۸	خوشی محمد صاحب ولد رتی شاہ صاحب لاہور مددگار کارکن وکالت دیوانی	ماہوار آمد مبلغ ۳۹ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	(۱) محمد شفیع صاحب سلیم جسونت بلڈنگ لاہور ۲۔ مرزا محمد یعقوب صاحب واقف زندگی
۱۰۹۶۵ — ۶ ۷/۴۸	میر مبارک احمد صاحب ولد میر مرید احمد صاحب ٹاپر کراچی	ماہوار آمد مبلغ /۱۴۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱۔ سید احمد علی صاحب سیالکوٹی کراچی (۲) مرزا فتح محمد صاحب کراچی۔
۱۰۹۶۶ — ۳۰ ۶/۴۸	محمد اکبر صاحب ولد ملک رسول بخش صاحب ڈیرہ غازی خاں حال کراچی۔	ایک عدد مکان پختہ قیمتی /۲۰۰۰ روپے ماہوار آمد مبلغ /۶۰ روپے، اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱۔ لطیف احمد صاحب طاہر کراچی ۲۔ محمد حسین صاحب کراچی
۱۰۹۶۷ — ۳۰ ۶/۴۸	ماجدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد اکبر صاحب شاہدرہ حال کراچی	حق مہر مبلغ /۵۰۰ روپے بذمہ خاوند۔ ماہوار آمد مبلغ /۱۵ روپے۔ دو عدد طلائی زیور وزنی ۵ تولہ اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱۔ لطیف احمد صاحب طاہر کراچی ۲۔ مرزا فتح محمد صاحب سیکرٹری وصایا کراچی
۱۰۹۶۸ — ۱ ۷/۴۸	نعمت اللہ صاحب ولد ماسٹر نقیب اللہ صاحب مسلم ٹاؤن ڈاکخانہ اچھرہ لاہور	ماہوار آمد مبلغ /۱۷۵ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	۱۔ مرزا فتح محمد صاحب سیکرٹری وصایا کراچی (۲) رحمت اللہ صاحب باجوہ لفٹنٹ پاکستان نیوی کراچی
۱۰۹۶۹ — ۱ ۷/۴۸	محمد احمد صاحب ولد احمد صاحب مالاباری کراچی	ماہوار آمد مبلغ /۱۵۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱۔ مرزا فتح محمد صاحب کراچی (۲) مبارک احمد صاحب جی۔پی۔او کراچی
۱۰۹۷۰ — ۱۱ ۷/۴۸	شیخ عبد الوہاب صاحب ولد شیخ عبد الرحمٰن صاحب کراچی	ماہوار آمد مبلغ ۱۰۱/۴ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱۔ عبد الحق صاحب کراچی (۲) خلیل الرحمٰن صاحب کراچی
۱۰۹۷۵ — ۲۵ ۷/۴۸	قاضی شریف الدین صاحب احمدی ولد قاضی نور الدین صاحب ریزرویشن کلرک این ڈبلیو ریلوے کوئٹہ	ماہوار آمد اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	۱۔ قاضی رشید الدین صاحب (۲) قاضی حبیب الدین صاحب
۱۰۹۹۱ — ۲۱ ۷/۴۸	نجم النساء صادقہ صاحبہ زوجہ ڈاکٹر فرزند علی صاحب ساکن کوٹ فرزند علی ڈاکخانہ چک ۶۵ ضلع رحیم یار خاں ریاست بہاولپور	زیورات طلائی وزنی ۵ تولہ قیمتی /۵۰۰ روپے اور حق مہر مبلغ /۱۴۰۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱۔ فرزند علی صاحب خاوند موصیہ۔ ۲۔ ضیاء الدین صاحب ارشد والد موصیہ۔
۱۰۹۷۸	منہاج الدین ولد قمر الدین صاحب گوجرانوالہ	ماہوار آمد مبلغ /۴۲ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	۱۔ خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا ۲۔ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ
۱۰۹۸۸ — ۱۱ ۷/۴۸	خورشید ثروت زوجہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب کانیاں تحصیل سمندری ضلع لائلپور	حق مہر مبلغ /۲۰۰۰ روپے وصول شدہ۔ عطیہ مبلغ /۱۰۰۰ روپے زیورات وزنی ۱۶ تولہ قیمتی /۱۷۰۰ روپے، ماہوار آمد مبلغ ۱۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں	۱۔ محمد شریف صاحب میڈیکل آفیسر کانیاں خاوند موصیہ ۲۔ برکت علی صاحب ایچ پی سی محکمہ نہر لائلپور
۱۰۹۹۴	احسان اللہ خانصاحب ولد چوہدری محمد سلطان صاحب ساکن احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ	۱۰ ایکڑ اراضی موضع چک ۲۳۳ ضلع لائلپور قیمتی /۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد مبلغ /۳۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱۔ محمد حسین صاحب اکاؤنٹنٹ احمد آباد اسٹیٹ (۲) محمود احمد صاحب موصی نمبر [illegible] احمد آباد اسٹیٹ
۹۷۲۷ — ۲۲ ۹/۴۶	مسعود احمد صاحب ولد چوہدری محمد خاں صاحب ساکن چھور چک ۱۱ ڈاکخانہ [illegible] ضلع شیخوپورہ	دو مربعہ اراضی [illegible] اور [illegible] روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	(۱) چوہدری محمود احمد صاحب [illegible] ۲۔ چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء تک کیلئے عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے (ناظر اعلیٰ)

سیریل نمبر	نام جماعت	نام عہدہ	نام عہدہ داران
۱۷۷	چک ۲۰۷ ج ب لائلپور	پریذیڈنٹ	چوہدری سکندر علی صاحب چک ۲۱۰ ج ب
		سیکرٹری مال	غلام رسول صاحب
۱۷۸	کراچی	سیکرٹری وصایا	ڈپٹی محمد حسین صاحب
		محاسب	عبد الوہاب صاحب
		امین	چوہدری شریف احمد صاحب
		آڈیٹر	حاجی عبد الکریم صاحب
		سیکرٹری جائداد	چوہدری شریف احمد صاحب
۱۷۹	چک ۸۷ سرگودھا	پریذیڈنٹ	چوہدری فتح خانصاحب
		سیکرٹری امور عامہ	"
		امین	"
		سیکرٹری مال	مولوی محمد عبد اللہ صاحب
		" وصایا	"
		سیکرٹری تعلیم و تربیت	میاں گل محمد صاحب
		" دعوت و تبلیغ	قاسم علی صاحب ولد سلطان علی صاحب
		محاسب	ماسٹر محمد شفیع صاحب ٹیچر
		آڈیٹر	ماسٹر قریشی محمد حسین صاحب ٹیچر
۱۸۰	چک ۹۳ ای۔آر بہاولپور	پریذیڈنٹ	چوہدری دین محمد صاحب
		سیکرٹری تبلیغ	چوہدری غلام محمد صاحب
		" امور عامہ	چوہدری فتح محمد صاحب
۱۸۱	لیہ ضلع مظفر گڑھ	سیکرٹری تعلیم و تربیت	ماسٹر امیر عالم صاحب
		" تبلیغ	چوہدری محمد عزیز صاحب
		" امور عامہ	ماسٹر حامد علی صاحب

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ صاحبہ کا بخار ۱۹ دن بعد اتر گیا تھا اور چودہ دن تک طبیعت ٹھیک رہی۔ باوجود ہسپتال میں رہنے اور ہر قسم کی احتیاط کے پھر سے دوبارہ بخار کا دورہ شروع ہو گیا ہے۔ احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ مریضہ کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام مصطفیٰ میو ہسپتال لاہور

۲۔ خاکسار کا بھتیجا محمد احمد بجاہد ٹائیفائیڈ بیمار ہے احباب اس کی صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔ احمد حسین

بقیہ از صفحہ ۲

یہ درست ہے یہاں بعض ترک رجال نوحی الیھم من السماء کا منظر پیش کرتے ہیں۔ حضور کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بھی ان پر چسپاں ہوتا ہے کیونکہ محض خدا تعالیٰ کے فرشتوں کے ذریعہ ہی یہ لوگ پرچم اسلام کو لہرانے کا موجب ہوتے ہیں ظاہری کوششوں کا بہت ہی کم دخل ہے۔

اس دورہ سے میری طبیعت پر خاص اثر ہے اگر اس وقت ہمیں صحیح طور پر جرمنی میں مشن قائم کرنے کی اجازت مل جائے تو امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ کے فضل سے وہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہو سکتی ہے مگر مشکل تو یہ ہے کہ حکام کی طرف سے ہمیں باقاعدہ مشن کے قائم کرنے کی اجازت نہیں مل رہی وہ بعض مجبوریاں بتا کر ٹالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ورنہ اس وقت عیسائیوں کی کئی قسم کی سوسائٹیاں اور انجمنیں کام کر رہی ہیں اور حکومت کی طرف سے انہیں ہر قسم کی سہولتیں میسر ہیں بڑے بڑے مکانات بھی ان کے حوالے کئے ہوئے ہیں۔ مگر ہمیں ایک دو کمرے بھی دینے کیلئے تیار نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں سے تعصب کو دور فرمائے۔ اگر وہ جنگ میں ہندوستان کی دی ہوئی مدد پر ہی غور کریں۔ تو بھی ان کا فرض ہے کہ ہمیں وہاں مکان دیں جس طرح ان کا حق ہے ویسے ہی ہمارا بھی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ وہ اگلی صف میں ہونے کی وجہ سے مالک بن بیٹھے اور ہم پچھلی صف میں ہونے کی وجہ سے پیچھے کے پیچھے ہی رہے اور اب ہمیں ٹھہرنے کے لئے مکان بھی نہیں مل سکتا۔

میں اس جگہ اپنے تمام بھائیوں کو عموماً اور مسٹر عبداللہ کوہنے اور مبارکہ کوہنے کا خاص طور پر شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جنہوں نے میرے قیام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور میرے لئے تبلیغ و تربیت کے مواقع بہم پہنچاتے رہے۔ میں اپنے تمام بھائیوں کا اسلئے بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ تمام کے تمام نہایت ہی برادرانہ سلوک سے پیش آئے اور نہایت ہی گرمجوشی سے میرا استقبال کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

آخر میں اپنے محترم بزرگوں اور بھائیوں سے نہایت ہی عاجزانہ التماس کرتا ہوں کہ وہ از راہ کرم اپنے جرمن بھائیوں کو خاص طور پر

* دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو جلد از جلد دور فرمائے اور انکے اخلاص میں برکت ڈالے اور اپنے ملک کے لئے شمع ہدایت بنائے تا وہ اندھیرے میں ڈگمگانے والوں کو منزل مقصود پر پہنچانے کا موجب ہوں۔ نیز خاکسار کیلئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بہنوں کی ہدایت کا موجب۔ وما توفیقی الا باللہ۔

یہودیوں کو امریکی امداد کا یقین ہے

پیرس ۸ اکتوبر۔ مسٹر شرٹاک نے اپنی پریس کانفرنس میں برناڈوٹ پلان کو کلی طور پر مسترد کر دیا ہے۔ اس استرداد سے فلسطین میں ایک نئی یہودی پالیسی کا انکشاف ہوا ہے ۲۴ ہی گھنٹہ پیشتر یہاں یہودی ترجمان کہہ رہے تھے کہ جبکہ یہودی پالیسی کی بنیاد برناڈوٹ پلان کی مخالفت پر ہے وہ حقیقت میں اس سوال پر غور اور بحث و تمحیص کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یقیناً اس کا یہ مطلب تھا کہ یہودی سودا بازی کر کے اس سے زیادہ علاقہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جتنا کاؤنٹ برناڈوٹ نے ان کو دینے کیلئے منظور کیا تھا۔ مسٹر شرٹاک نے کہا کہ برناڈوٹ پلان گفت و شنید کی بنیاد کے طور پر بھی قابل قبول نہیں ہے اس بیان سے نہ صرف امریکی متعجب ہوئے بلکہ اس کے اپنے آدمی بھی حیران رہ گئے ابھی تک یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ صیہونیوں نے محتاط پالیسی کو چھوڑ کر اس قسم کی جارحانہ پالیسی کس بنا پر اختیار کی ہے بعض وجوہ کی بنا پر یہ بات ظاہر ہے کہ مسٹر شرٹاک کو اچانک اعتماد پیدا ہو گیا ہے قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ امریکہ میں صیہونی حلقوں نے اسے یقین دلایا ہے کہ اسے اس حقیقت کے باوجود کہ امریکہ فی الوقت برناڈوٹ پلان کو کلی طور پر منظور کرنے کی حمایت میں برطانیہ کے ساتھ ہے امریکہ سے کوئی خطرہ محسوس نہ کرنا چاہیئے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ صدر ٹرومین سے صلاح و مشورہ کرنے کیلئے مسٹر مارشل کی مراجعت امریکہ کا تعلق برلن کے بجائے فلسطین سے ہو کیونکہ جرمنی کے متعلق امریکی پالیسی غیر متبدل پذیر ہے مسٹر شرٹاک کے مطالبات اتنے انتہائی ہیں جتنے کہ ممکن ہو سکتے ہیں۔ (ایسٹام)

پاکستانی طلباء کیلئے فرانسیسی وظائف

کراچی ۸ اکتوبر۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ فرانس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے حکومت فرانس نے جن وظیفوں کی پیشکش کی ہے حکومت پاکستان نے انہیں قبول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ملک میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے حکومت پاکستان کے محکمہ تعلیم نے پہلے ہی تین طلباء کا انتخاب کر لیا ہے یہ طلباء ۱۲ اکتوبر کو فرانس کے لئے روانہ ہو گئے (اسٹار)

مشرقی پاکستان کیلئے روس کی پیشکش

کراچی ۸ اکتوبر۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ روس نے مشرقی پاکستان کے لئے ۳۰ ہزار ٹن چاول کی پیشکش کی ہے جو فوری روانگی کیلئے تیار رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پاکستان کی حکومت نے اس معاملہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کیا ہے جو اس معاملہ پر فوری طور پر روسی حکام سے گفت و شنید کرے گی۔ (اسٹار)

ہندوستان کے کارخانہ داروں کی بد عہدی

جوٹ کی قیمتوں میں کمی

کراچی ۸ اکتوبر۔ ہندوستانی جوٹ کی ملوں کی ایسوسی ایشن نے ہندوستانی خریداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پاکستان کی جوٹ ۳۸ روپیہ ۸ رتی گانٹھ سے زیادہ کے حساب سے نہ خریدیں۔ اور اس طرح انہوں نے مشرقی بنگال میں جوٹ کی قیمت بہت گرا دی ہے اس کا انکشاف یہاں مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نورالامین نے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہونے سے قبل ایک انٹرویو میں اسٹار سے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ "اس گڑبڑ کا اصل سبب ہندوستانی خریداروں کا اپنا جوٹ کا کوٹہ نہ اٹھانا تھا۔

مشرقی بنگال کے وزیر اعظم نے بیان کیا کہ ان کی حکومت نے حکومت پاکستان کے سامنے چند تجاویز پیش کی ہیں جن کی رو سے اگر ہندوستانی جوٹ کے ملوں نے اپنا کوٹہ نہیں اٹھایا تو پاکستان اسے دنیا کے دوسرے بازاروں میں فروخت کرنے میں آزاد ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ "ہماری جوٹ کی دنیا بھر میں بڑی مانگ ہے" مسٹر نورالامین نے یہ بھی بتایا کہ چٹاگانگ کی بندرگاہ میں کافی جگہ ہونے کی وجہ سے اب دریائے بیچ میں سامان لادنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

لبنان میں کرنسی کے نئے نوٹ

بیروت ۸ اکتوبر۔ لبنان کی وزارت مالیات بتدریج ۵۔۲۵۔ اور ۵۰ پیاسٹر کے کرنسی نوٹ جاری کر رہی ہے ان کی کل تعداد ۵ لاکھ ہو گی۔ (اسٹار)

کوئلہ حاصل کرنے کیلئے زمین کا انجماد

لندن ۸ اکتوبر۔ کان کنی کے ماہر زمین کو ۔۔ فٹ کی گہرائی تک منجمد کر رہے ہیں تاکہ ناٹنگھم میں کوئلہ کی ایک گہری لہر تک پہنچ سکیں۔ اس سے ۱۰۰ سال تک ۱۰ لاکھ ٹن سالانہ کوئلہ نکالا جا سکے گا۔

چونکہ وہاں تک پہنچنے کے لئے راستہ میں پانی سے گزرنا پڑتا ہے اور اس کی وجہ سے آلات کے خراب ہو جانے کا خطرہ ہے اسلئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے (اسٹار)

شاہ فیصل کیلئے شاہی لینڈو گاڑی

لندن ۸ اکتوبر۔ لندن کا ایک عراقی شاہ فیصل کیلئے شاہی قسم کی دو لینڈو گاڑیاں بنا رہے ہیں وہ شاہ جارج کی زیر استعمال نیم سرکاری لینڈو کی سی ہوگی ان کا رنگ قرمزی ہوگا اور اس پر طلائی لائنیں بنی ہونگی۔ ان کے دروازوں پر عراقی نشان ہوگا (اسٹار)

روس کو برلن کی ناکہ بندی ختم کرنیکے لئے دبایا جائیگا

پیرس ۸ر اکتوبر۔ توقع ہے۔ کہ اس ہفتہ کے آخر تک مجلس تحفظ اس قرارداد کو منظور کر دے گی۔ جس میں روسیوں پر مغربی جرمنی اور برلن کے درمیان سلسلہ مواصلات کے اجراء اور اس طرح ناکہ بندی ختم کرنے کے لئے زور دیا جائے گا۔

روس کے رائے دینے سے انکار کو مخالفت میں ووٹ تصور کیا جائے گا۔ اسوقت مغربی طاقتوں کے یہ خیال کرنے کا امکان ہے کہ اب منطقی طریق یہی ہے کہ اس سوال کو اسمبلی کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ جہاں ویٹو کا استعمال نہیں ہوتا۔ لیکن جنرل اسمبلی صرف سفارشات کر سکتی ہے۔ اس معاملہ کو جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کرنے سے قبل باضابطہ طور پر مجلس تحفظ کے ایجنڈے سے الگ کرنا پڑے گا۔

اطلاع مظہر ہے کہ آسٹریلیا کے ڈاکٹر ایواٹ اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ٹرائیگولی برلن کے تنازعہ میں ثالثی کرنے کا طریقہ معلوم کرنے کی کوشش پر گفت و شنید کر رہے ہیں لیکن جب تک برلن کی ناکہ بندی ختم نہیں ہوتی۔ ثالثی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ کیونکہ مغربی حکومتیں ناکہ بندی کی صورت میں گفت و شنید کرنے سے انکاری ہیں۔ (ا سٹار)

ہسپانیہ امریکی امداد نہیں چاہتا

واشنگٹن ۸ر اکتوبر۔ امریکی سینیٹ کی مسلح فوجوں کی کمیٹی کے صدر مسٹر گرنی کی گذشتہ ہفتہ جنرل فرینکو کے ساتھ ملاقات کے سبب یہ اطلاع گشت کرنے لگی تھی کہ ہسپانیہ کو مغربی یورپین کے نظام میں شامل کرنے کیلئے ایک فوجی معاہدہ ناگزیر ہے۔ لیکن مسٹر گرنی نے واضح طور پر کہدیا ہے کہ ہسپانیہ نے امریکہ سے کسی قسم کی اقتصادی یا فوجی امداد کی درخواست نہیں کی۔

پھر بھی مسٹر گرنی نے۔ جو اسوقت واشنگٹن میں ہیں یہ کہا کہ اس قسم کی امداد کا خیر مقدم کیا جائیگا۔ اور یہ ضرور ہے کہ اشتمالیت کے خلاف جنگ میں ہسپانیہ سے مفاہمت کرنے کے لئے امریکہ تحریک کرے۔

بشمول برطانیہ اور فرانس ۸ قوموں نے میڈرڈ میں امریکی ناظم الامور سے گرنی فرینکو ملاقات کی تفصیل مانگی ہیں اطلاع ہے کہ امریکی نمائندہ نے اسکے متعلق لاعلمی کا اظہار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ گرنی کا کوئی بیان امریکی وزارت خارجہ کی پالیسی کا مظہر نہیں ہے ہسپانیہ کے متعلق برطانوی رویہ کی بنیاد اقوام متحدہ کی قرارداد پر ہے۔ جس کی رو سے ہسپانیہ میں مقیم سفیروں کو واپس بلا لیا گیا تھا۔ (ا سٹار)

دولت مشترکہ میں رہنے کی کسی کو ترغیب نہ دی جائیگی

وزراء اعظم کی کانفرنس کا ایجنڈا

لنڈن ۸ر اکتوبر۔ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں جو امکانی رویہ اختیار کیا جائیگا اسکے متعلق یہاں بہت حقائق پسندانہ نظریہ اختیار کیا جا رہا ہے۔

اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اگر دولت مشترکہ کے ساتھ تعلقات کے سلسلہ میں ہند پاکستان اور لنکا کے ارادے ایجنڈا پر نہیں ہیں۔ لیکن ہر وزیر اعظم کو اس مسئلہ یا کسی دوسرے موضوع کو کارروائی کے اجلاس کے دوران میں پیش کرنے کی اجازت ہو گی۔ توقع ہے کہ یہ اجلاس کانفرنس کے ابتدائی دور ہی میں منعقد ہو گا۔

یہ ضروری نہیں کہ سوال بالکل براہ راست طریقہ پر ہی پیش کیا جائے۔ بلکہ یہ ویسٹ منسٹر کے آئین کے (اپنی موجودہ صورت میں) نفاذ کے متعلق عام غور و خوض کا بھی ایک جزو ہو سکتا ہے دولت مشترکہ کے پرانے ممبر ملکوں کے اکثر وزراء اعظم نے واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ کہ دولت مشترکہ کے تعلق کی موجودہ شکل ضرور تبدیل ہونی چاہیئے تاکہ وہ دنیا کے تبدیل پذیر حالات سے مطابقت رکھ سکے۔ اسلئے یہ بات عملی طور پر یقینی سمجھی جا سکتی ہے کہ یہ اور اس سے متعلقہ سوالات بحث و تمحیص کے دوران میں نمایاں اہمیت کے حامل ہونگے۔

وزراء اعظم کی کانفرنس کے ایک اور پہلو کو بھی یقینی سمجھا جا سکتا ہے کہ کسی موقعہ پر کوئی ایسی دلیل نہیں دی جائے گی جسے دولت مشترکہ میں رہنے کی ترغیب تصور کیا جا سکے۔

اس سوال پر تمام نمائندوں کا اتفاق ہے۔ جبکہ دولت مشترکہ کے پرانے ممبر اسمیں رہنے کے متعلق پر عزم ہیں۔ کچھ ممبر اس سے الگ ہونے کی سوچ رہے ہیں۔

اس طرح اس انتہائی اہم سوال پر ابتداء ہی سے آزادی بالکل مسلمہ ہے اور وزراء اعظم کے سامنے خصوصی مسئلہ مفاہمت اور مطابقت پیدا کرنے کا ہے۔

وزراء اعظم کے پاس صرف دس پندرہ دن ہیں اور وہ اس قلیل عرصہ میں کسطرح مطابقت پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ سمجھنا دشوار ہے۔ ظاہر ہے کہ دوسری باتوں کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کے لئے دولت مشترکہ کے ملکوں کے درمیان ایک نظام قائم کرنے کی تجویز ہو سکتی ہے۔ جو دولت مشترکہ کے ملکوں کے درمیان اختلاف کے متعلق کارروائی کر سکتی ہے۔ (اسٹار)

سلامتی کونسل کی نشست انتخاب کے متعلق پاکستان کا رویہ

وزیر خارجہ آج فیصلہ کریں گے

پیرس ۸ر اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان آج یہ فیصلہ کریں گے کہ آیا پاکستان اقتصادی کونسل اور سلامتی کونسل کی نشست کے لئے ہندوستان کے خلاف انتخاب میں حصہ لے گا یا نہیں۔

انہوں نے اسٹار کے نامہ نگار خصوصی کو بتلایا کہ پاکستان کے فیصلے کا ہندوستان کی نامزدگی سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کہ انہوں نے اس مسئلے پر ہندوستان سے کسی قسم کی گفت و شنید نہیں کی۔

کل انہوں نے دوپہر کا کھانا فلسطین کے عربوں کے نمائندے ایمل غوری کے ساتھ کھایا۔ اس سے پہلے انہوں نے برطانوی اور مصری افسران کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ خاص طور پر ان کی ملاقات ان لوگوں سے زیادہ ہوئی جن کا تعلق مشرقی پالیسی سے ہے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر ڈاکٹر ہربرٹ ایواٹ نے اسٹار کے نامہ نگار خصوصی کو بتلایا کہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس جمعہ کو طلب کر رہے ہیں۔ اس دن سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس جمعہ کو طلب کر رہے ہیں۔ اسدن سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کی اقتصادی اور شوشل کونسل کے انتخاب اس اجلاس میں کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

ہندوستان کا تجارتی مشن کابل جا رہا ہے

نئی دہلی ۸ر اکتوبر۔ ہندوستان اور افغانستان کی تجارت کو فروغ دینے کے امکانات کا جائزہ لینے کیلئے ایک سرکاری تجارتی مشن افغانستان جا رہا ہے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے محکمہ تجارت کے سکرٹری مسٹر بھیکے جیوور اس مشن کے لیڈر ہونگے۔ ہندوستان افغانستان سے روئی اون کھالیں اور قالین منگاتا تھا۔ اور افغانستان کو کپڑا چائے۔ شکر لوہا اور دیگر مصنوعات روانہ کرتا تھا۔ یہ سلسلہ جنگ کے شروع ہونے تک جاری رہا لیکن جب جنگ شروع ہوئی تو تجارت بہت کم ہو گئی اور جب سے ہندوستان کی تقسیم ہوئی ہے۔ اسوقت سے ہندوستان اور افغانستان کی تجارت بہت کم رہ گئی ہے۔ ہندوستانی وفد افغانستان کیساتھ بات چیت کرنے کے بعد اسی مقصد کیلئے ایران بھی جائیگا (اسٹار)

لنڈن کے لوگوں کی بدحواسیاں

لنڈن ۸ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لنڈن کے لوگ دن بدن مخبوط الحواس ہوتے جا رہے ہیں۔ اس سال ریل گاڑیوں بسوں اور ٹرام کاروں میں سے بے شمار اشیاء اکٹھی کی گئی ہیں۔ جو لوگ چھوڑ چھوڑ کر جاتے رہے ہیں۔ یہ تمام چیزیں گم شدہ مال خانے میں روانہ کر دی گئی ہیں۔

اس سال قریباً ۲۲۰۰۰ اشیاء لوگوں نے لاپرواہی اور مخبوط الحواسی کی وجہ سے چھوڑی ہیں پچھلے سال کی نسبت اس سال بھولی ہوئی اشیاء کی تعداد میں ۲۵ فی صدی اضافہ ہوا ہے۔ سب سے زیادہ تعداد چھتریوں اور برساتیوں کی ہے۔ ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔

پیتھک لارنس انڈیا لیگ کے جلسے میں تقریر کریں گے

لنڈن ۸ر اکتوبر انڈیا لیگ کی طرف سے ۱۲ اکتوبر کی شام کو کنگز وے ہال اور ہال بورن ہال میں بہت بڑے بڑے اجتماع کا پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ ان اجتماع میں نمائندہ لوگ تقریریں کرینگے اور پنڈت نہرو بہت ہی مشغول رہیں گے۔

اس میٹنگ کے صدر مسٹر ولیم ڈوبی ہوں گے مقررین میں لارڈ پیتھک لارنس پروفیسر ہیرلڈ لاسکی سر اسٹیفنے ریڈ اور ڈاکٹر شاکر محمد کے نام شامل ہیں۔ (اسٹار)

اشتراکیوں نے پولیس کے ۲۰۰ سپاہی مار دیئے

لنڈن ۸ر اکتوبر انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ میدان کو خالی کرنے سے پہلے اشتراکیوں نے پولیس کے ۲۰۰ سپاہیوں کو مار دیا۔ اور اسکے علاوہ بہت سی عورتوں کو زندہ جلا دیا۔ عورتوں کو دمو گری کے مقام پر جلایا گیا ہے

سنئے حملے کے لئے انڈونیشیا کی فوجوں کی از سر نو ترتیب کی جا رہی ہے۔ (اسٹار)

مصری روئی کی فصل کا اندازہ

قاہرہ ۸ر اکتوبر۔ مصری حکومت کا اندازہ ہے کہ اس سال مصر کی روئی کی فصل سے ۸۱۸۶۰۰۰ کنٹار روئی حاصل ہو گی۔ گذشتہ موسم میں اصل پیداوار ۲۵۰۰۰۰۰ کنٹار ہوئی تھی۔

قاہرہ میں پرائیویٹ اندازوں کی رو سے حکومت کی پیشگوئی کے مقابلہ میں زیادہ روئی پیدا ہونے کا امکان ہے (اسٹار)

قائداعظم پر تقریر

لاہور ۸ر اکتوبر روزنامہ ڈان کے مدیر مسٹر الطاف حسین ۹ر اکتوبر کو ساڑھے آٹھ بجے شام کراچی ریڈیو سے قائداعظم پر ایک تقریر کریں گے۔ تقریر لاہور ریڈیو اسٹیشن سے بھی نشر کی جائے گی۔ (نامہ نگار)